پھر محمود غزنوی کا ہند پر حملہ۔ اس کے اسباب۔ سومنات کی نسبت غلط روایات کی تردید۔ غزنوی کے کیرکٹر کی بعض عجیب خوبیاں۔ اس کے بعد شہاب الدین غوری۔ قطب الدین ایبک خاندان غلاماں کے دوسرے بادشاہ۔ خلجی اور تغلق خاندان پھر لودھی افغان اور مغل خاندان کے مشہور بادشاہوں کا ذکر۔ ان کے علمی ادبی سوشل اور اصلاحی وسیاسی کارنامے ان سب کا تذکرہ دلچسپ اور دلنشین پیرایہ میں کیا گیا ہے جس کے مطالعہ سے واضح ہوتا ہے کہ مسلمان بادشاہوں نے اس ملک کو اپنا وطن بنا کر یہاں کے لوگوں کے ساتھ بلا تفریق مذہب وملت یکساں معاملہ کیا اور قدرت نے ان کو جہاں بانی وحکمرانی کا جو بہترین سلیقہ عطا فرمایا تھا اس سے کام لے کر انھوں نے اس ملک کو ہر حیثیت سے کہیں سے کہیں پہنچا دیا۔ یہاں تک کہ ہندوستان سچ مچ "جنت نشان" بن گیا۔ حقائق اور واقعات کے بیان کے ساتھ ساتھ فاضل مصنف ان غلط افسانوں کی پرزور تردید بھی کرتے گئے ہیں جو مسلمان بادشاہوں سے یا بعض اسلامی تعلیمات سے منسوب ہو کر عام طور پر مشہور رہیں مصنف نے جس طرح مسلمانوں کے متعلق ہندوؤں کی بدگمانی دور کرنے کی کوشش کی ہے اس طرح ہندوؤں کے مذہب اور ان کے کلچر سے متعلق مسلمانوں میں جو غلط فہمی پھیلی ہوئی ہے اس کو دور کرنا چاہا ہے چنانچہ اس سلسلہ میں انھوں نے بتایا ہے کہ ویدوں کی اصل تعلیم کے مطابق ہندو بھی خدا کو ذات اور صفات کے اعتبار سے ایک مانتے ہیں اور بت پرستی مذہب کی اصل تعلیم کی رو سے ممنوع ہے اس کے علاوہ ان کے ہاں بھی عدل وانصاف اور انسانوں اور جانوروں کے ساتھ رحم اور آشتی کرنے کا حکم ہے اور ہندو قوم بڑی ملنسار فطرتاً خدمت گذار۔ مرنج ومرنجان ایثار پیشہ ہے رہا یہ کہ جب یہ بات ہے تو پھر ان میں بت پرستی۔ شخص پرستی۔ یہاں تک کہ گاؤ پرستی کا رواج کیوں کر ہو گیا۔ تو اس کی وجہ یہ بتائی گئی ہے کہ یہ ہندوں کا غایت انکسار طبع ہے کہ انھوں نے خدا کی بعض خاص خاص صفات کا مظہر حسن انسانوں یا بعض غیر ذی روح وغیر ذوی العقول چیزوں کو مانا وہ خود ان چیزوں کی بھی پوجا کرنے لگے۔ ہمارے خیال میں غیر اللہ کی پرستش کی تاویل وتوجیہ اس سے بہتر نہیں ہو سکتی جو ڈاکٹر صاحب نے بیان